

ABSTRACT (Barakat -e- Nabvi)

Our Holy prophet (PBUH) was sent by Allah Almighty as a great blessing for mankind (Alanbia21/107). As his teachings were blessing, is an accepted matter of fact, similarly He Himself i.e. His person also proved his blessing for human beings.

In this article, first of all the meanings of barakat are discussed in the light of dictionaries, holy quran and sunnah than bessings of things pertaining to our Holy Prophet have been discussed. For instance, what were the blessing of his spittle and viscose? Who his blissful hair were a means of benediction? How his blessed nails were source of blessing? How did the blessings appear from his sacred hands? How did the companions of the Holy Prophet (PBUH) kiss his feet because of there benedictions? How did the people gather and use the sacred sweat of the Holy Prophet (PBUH) as a sign of blessing? How did his used clothes, being touched with his holy body cause holiness and blessing? How did his slaves keep his blessing as a token of blessing even the weapons used by the Holy Prophet (PBUHP) was considered as an acquisition of benediction? Such all things connected to the Holy Prophet (PBUH) are agreed and proved in the whole muslim history in the shape of muslim Sofias who live their lives according to Seerat.Rasool(PBUH).

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

برکات نبوی ﷺ

☆ ذاکرہ منیر احمد

☆ ذاکرہ ابراہیم الدین

حمد و شاء او رجگیر و تمجید رب العالمین کی ذات بارکات کے لائق ہے۔ جس نے دسیع و عریض کائنات بنائی اور اس میں لا تعداد مخلوقات پیدا فرمائی۔ پھر ہر جنس میں الگ الگ خوبیاں اور صلاحیتیں رکھیں اور اپنی پوری کائنات میں انسان کو نمایاں ترین مخلوق ہونے کا شرف عطا فرمایا۔ "وَلَقَدْ حَكَمْنَا بِنِي آمَّ" (بنی اسرائیل، ۱/۷۰) اور پھر انسانوں میں سے جماعت انبیاء کو فضیلت و برتری عطا فرمائی۔ اس مقصوم اور پاک بازار گروہ میں سید ولد آدم محمد رسول اللہ کو ایسی شان و کمالات سے نوازا جس کی مثال کوئی اور نہیں ہے۔ **﴿إِنَّكَ رَسُولٌ فَصَلَّنَا بِعَضَّهُمْ عَلَى بَعْضٍ﴾** (البقرہ، ۲۵۳/۲) "انا سید ولد آدم ولا فخر آدم ومن سواه تحت لوائی ولا فخر"۔ (۱)

اللہ تعالیٰ نے آپ کے کردار اور گفتار میں ایسی مقناطیسی کشش رکھی و انکے لعلی خلقی عظیم (القمر، ۲۸/۲) جس کی بدولت دور و نزدیک سے لوگ سکھنے چلے آئے۔ صرف یہی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی خاص شفقت و محبت کو آپ ﷺ کی شکل میں لوگوں کے سامنے اس طرح آشکار فرمایا کہ آپ کے جسم اطہراً و روحہ تمام چیزیں جنہیں آپ کے دست مبارک نے جھوواں میں بھی حیران کن برکات دوں اند پیدا فرمادے گے۔ آنے والے صفات میں انہیں فیوض و برکات کا تذکرہ کیا جائے گا۔

برکت کا لغوی و اصطلاحی معنی و مفہوم:

لفظ برکت عربی زبان میں تاء مر بوطیعی بسر کہہ اور اردو زبان میں بھی تاء لیعنی (برکت) کے رسم الخط میں لکھا جاتا ہے۔ برکت کا اعراب تین طرح آتا ہے مثلاً برکۃ، بُرکۃ، اور برکۃ اعراب کے اختلاف کی وجہ سے معانی میں بھی فرق ہے۔ صاحب مفردات القرآن امام راغب اصفہانی (۴۲۵ھ) اس لفظ کے دو معنی بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ پانی کے کھڑے ہونے کی جگہ برکۃ (بکسر الباء) اور کسی شے میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے خیر کو برکۃ (بضم الباء) کہتے ہیں "سمی محبس الماء برکۃ؛ والبرکۃ ثبوت الخبر الالھی فی الشیء" (۲)۔

☆ استاذ پروفیسر ز شبیہ علوم اسلامیہ، دی اسلامیہ یونیورسٹی آف بہاولپور
(۸)

اصطلاحی مفہوم:

مولانا سواتی صاحب برکت کے ضمن میں لکھتے ہیں کہ برکت کا لفظی معنی زیادتی اور نشوونما ہوتا ہے مگر مطلق زیادتی نہیں بلکہ ایسی زیادتی جس میں قدس کا مفہوم پایا جائے جیسے حسم، عمر، علم وغیرہ میں زیادتی۔ جو کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے خاص قسم کی زیادتی ہوتی ہے اور اسی کو برکت کا نام دیا گیا ہے (۳)۔

قرآن مجید میں لفظ برکت:

قرآن کریم میں لفظ برکت ۳۲ آیات میں آیا ہے اور قریب قریب تمام آیات میں اسی اصطلاحی مفہوم میں ہی استعمال ہوا ہے۔ چند مquamات ملاحظہ ہوں

- ۱۔ ﴿إِنَّ أَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ لِلَّذِي بِسَكَّةَ مُبَارَكًا وَهُدًى لِّلْعَالَمِينَ﴾ (آل عمران: ۹۶:۳) (بے شک سب سے پہلے جو گھر لوگوں کے (عبادت کرنے) کے لیے بنایا گیا ہی ہے جو کہ میں ہے وہ برکت والا اور سارے جہان کو ہدایت کرنے والا ہے)۔
- ۲۔ ﴿وَأَوْرَثْنَا الْقَوْمَ الَّذِينَ كَانُوا يَسْتَضْعَفُونَ مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَفَارِهَا الَّتِي بَارَكْنَا فِيهَا﴾ (الاعراف: ۷: ۱۳۷)

- (اور ہم نے ان لوگوں کو جو کمزور گئے جاتے تھے اس ملک کے مشرق اور مغرب کا مالک بنایا جس میں ہم نے برکت دی تھی)۔
- ۳۔ ﴿فَقِيلَ يَا نُوحٌ اهْبِطْ بِسَلَامٍ مِّنَّا وَبَرَّ كَاتِ عَلَيْكَ وَعَلَى أُمِّمٍ مِّمَّنْ مَعَكَ.....﴾ (Hud: ۱۱: ۳۸)
 - ۴۔ (اے نوح! ہماری طرف سے سلامتی کے ساتھ اتر اور تجھ پر اور تیرے ساتھ والوں سے جو گروہ پیدا ہوں گے ان پر برکتوں کے ساتھ)۔

- ۵۔ ﴿وَقُلْ رَبِّ أَنْزِلْتِي مُنْزَلًا مُبَارَكًا وَأَنْتَ خَيْرُ الْمُنْزَلِينَ﴾ (المونون: ۲۹: ۲۳)
- ۶۔ (اور کہہ دیجئے اے میرے رب اُتار مجھے (اس کشتمی) سے برکت کا اُتارنا اور تو بہتر اُتارنے والا ہے)۔
- ۷۔ ﴿فَإِذَا دَخَلْتُمْ بِبُوَّتَانَ فَسَلِّمُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِّنْ عِنْدِ اللَّهِ مُبَارَكَةً طَيِّبَةً﴾ (النور: ۲۳: ۶۱)
- ۸۔ (پس جب تم گھروں میں داخل ہو تو اپنے لوگوں کو سلام کرو (یہ عا) تھنہ ہے اللہ کی طرف سے برکت والا اور پا کیزہ) ﴿فَلَمَّا جَاءَهَا نُودِيَ أَنْ بُوْرِكَ مَنْ فِي النَّارِ وَمَنْ حَوْلَهَا﴾ (المل: ۲۷: ۸)
- ۹۔ (جب اس آگ کے پاس (موئل) پہنچے تو ان کو آواز آئی مبارک ہے وہ جو آگ میں ہے اور جو اس کے ارد گرد ہے)

- ۷۔ «إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةٍ مُّبَارَكَةٍ إِنَّا كُنَّا مُنْذِرِينَ» (الدخان: ۳۲: ۳۳) (هم نے اس کو برکت والی رات میں اُنٹارا تحقیق ہم ہی ذرا نے والے ہیں)۔
- ۸۔ «تَبَارَكَ الَّذِي بَيَدِهِ الْمُلْكُ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ» (الملک: ۱: ۶۷) (برکت والی ہے وہ ذات جس کے ہاتھ میں بادشاہت ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والی ہے)۔
اب ہم رسول اللہ کی ذات میں برکت کے پھوٹے چشموں کے مناظر کا نقشہ دیکھتے ہیں۔ جس برکت کے لیے امت کا ہر مردو زن، چھوٹا اور بڑا ہر وقت دعا گو ہے۔ اللہ ہم بارک علی محدث صلی اللہ علیہ وسلم و علی آل محمد ۔

دعا کی برکات

حضرت انس بن مالک ﷺ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی اکرم کے زمانہ میں قحط پڑا آپ خطبہ دے رہے تھے کہ ایک دیہاتی نے کہا یا رسول اللہ جانور ہلاک ہو گئے اور اہل و عیال و انوں کو ترس گئے۔ آپ ہمارے لیے اللہ سے ذعافرمائیں۔ آپ نے دونوں ہاتھاٹھائے اس وقت بادل کا ایک ٹکڑا بھی آسمان پر نظر نہیں آ رہا تھا۔ اس کے بعد راوی کے الفاظ یہ ہیں:

”والذی نفسمی بیدہ ما وضعتها حتی ثار السحاب امثال الجبال ثم لم ينزل عن منبره حتى
رأیت المطر يتحادر على لحية صلی اللہ علیہ وسلم“ (۱)

(اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے ابھی آپ نے ہاتھوں کو نیچے بھی نہیں کیا تھا کہ پہاڑوں کی طرح بادل کی گھٹا اٹڈا آئی اور آپ بھی منبر سے اترے بھی نہیں تھے کہ میں نے دیکھا بارش کا پانی آپ کی ریش مبارک سے ٹپک رہا ہے)۔

رسول اکرم نے حضرت انس ﷺ کے لیے مال و اولاد میں برکت کی دعا فرمائی تھی۔ روایت کے الفاظ یہ ہیں: ”حضرت انس ﷺ کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میری والدہ محترمہ مجھے نبی اکرم کے پاس لے کر آئیں اور مجھ پر نصف چادر وی ہوئی تھی اور فرمانے لگیں یہ چھوٹا پچھہ میرا بیٹا ہے میں اس کو آپ کی خدمت کے لیے لائی ہوں۔ اللہ سے اس کے لیے دعا فرماد تجھے تو آپ نے فرمایا: ”اللہ ہم اکثر مالہ و ولدہ“ (۵)

(اے اللہ! اس کے مال و اولاد میں زیادتی فرمा)

حضرت انس فرماتے ہیں:

”فَوَاللَّهِ إِنْ مَالِي لَكَثِيرٌ وَإِنْ وَلَدِي وَوَلَدٌ وَلَدِي لَيَسْعَا دُونَ عَلَىٰ نَحْوِ الْمَائِةِ الْيَوْمِ“ (۶)

(پس اللہ کی قسم بے شک میرا مال کثیر ہے میری اولاد اور میری اولاد کی اولاد کی تعداد سوتک ہے)۔

اس سلسلے میں جامع ترمذی کی ایک اور روایت اس طرح ہے:

برکات بنوی

ابو خلده فرماتے ہیں میں نے ابوالحاییہ سے کہا کہ کیا اُس نے اللہ کے نبی سے نہیں تiformانے لگے کہ حضرت اُس نے اللہ کے نبی کی دس سال تک خدمت کی اللہ کے نبی نے ان کے لیے ذعا کی (اُس کی برکت) سے ان کا ایک باغ تھا جو کہ سال میں دو مرتبہ پھل دیتا تھا۔ اور اس باغ میں ایک ریحان نامی درخت تھا جس سے کستوری کی خوشبو آتی تھی۔

”کان له بستان يحمل في السنة الفاكهة مرتين و كان فيها ريحان يجد منه ريح المسك“^(۱)

حضرت ام سلیم اور ابو طلحہ نے اپنے بچے کی وفات پر جو بے مثال صبر کا مظاہرہ کیا وہ پوری تاریخ اسلامی میں انمول واقعہ ہے۔ رسول اکرم کے علم میں جب یہ بات آئی تو آپ نے ان الفاظ میں ذعا فرمائی:

”لعل الله ان يبارك لكما في ليتكما“^(۲) (۸)

(شاید کہ اللہ تعالیٰ تمہارے لیے تمہاری رات میں برکت فرمادے)۔

جب برکت کا لفظ برکت والی زبان اقدس سے کلا تو اس کا نتیجہ ابوسفیان تھرماتے ہیں:

”فقال رجال من الانصار! فرأيت لها تسعة اولاد كلهم قد فرقا القرآن“^(۳) (۹)

(ایک انصاری آدمی کہتے ہیں، میں نے حضرت ابو طلحہ کے نوبیئے دیکھے جو کہ سب کے سب قاری قرآن تھے) اس طرح کی بے شمار روایات ہمیں بتاتی ہیں کہ حضور اکرم کی زبان اقدس سے لکھے ہوئے الفاظ کس طرح با برکت ثابت ہوئے اور صحابہ کرام کو اس سے کیا کیا فیض حاصل ہوا۔

لعاد وہن کی برکات:

آپ کا لعاد وہن اور اس کی برکات کا ذکر مستند احادیث میں آتا ہے ”حضرت براء بن عازب فرماتے ہیں کہ صلح حدیبیہ کے موقع پر صحابہ کرام کی تعداد چودہ سو یا اس سے بھی زیاد تھی۔ جب یہ لشکر ایک کنویں پر رکا تو لشکر نے اس کا سارا پانی کھینچ لیا۔ نبی ﷺ کو خبر دی گئی آپ کنویں پر تشریف لائے اور اس کی منڈھیر پر بیٹھ گئے۔ آپ کے حکم پر اسی کنویں کا پانی ایک ڈول میں لایا گیا۔ حدیث کے الفاظ یہ ہیں: ”قال ائتونی بدلو من مائھا فأتی به فبصق فدعاثم قال دعوها ساعۃ“ (پس جب پانی لایا گیا تو آپ نے اس میں لعاد وہن ڈالا اور دعا کی پھر فرمایا کہ کنویں کو تھوڑی دری کے لیے یوں ہی رہنے دو۔)

”فارورو انفسهم ور کا بهم حتی ارتحلوا“^(۱۰)

(اس کے بعد سارا لشکر خود بھی سیراب ہوتا رہا اور اپنی سواریوں کو بھی خوب پلاتا رہا یہاں تک کہ انہوں نے وہاں سے کوچ کیا)،۔

اسی طرح برکت کا ایک اور واقعہ حضرت جابر بن عبد اللہ سے کچھ اس طرح مردی ہے حضرت جابر بن عبد اللہ یہاں کرتے ہیں کہ غزوہ احزاب کے موقع پر جب خندق کھودی جا رہی تھی تو میں نے رسول اللہ سے

محسوس کیا کہ آپ انہائی بھوک میں بتلا ہیں۔ میں فوراً اپنی بیوی کے پاس آیا اور پوچھا کہ کیا تمہارے پاس کھانے کے لیے کوئی چیز ہے۔ میرا خیال ہے آپ انہائی بھوک میں بتلا ہیں! میری بیوی ایک تھیلالائی جس میں ایک صاع بو تھے گھر میں ہمارا ایک بکری کا پچھہ بھی بندھا ہوا تھا میں نے بکری کے پیچے کو ذبح کیا اور میری بیوی نے پچلی ہی جو پیسے میں نے گوشت کی بوٹیاں کیں اور نبی اکرم کی خدمت میں حاضر ہوا! میری بیوی نے پہلے ہی تسلیم کر دی تھی کہ حضور اکرم اور صحابہ کے سامنے مجھے شرمندہ نہ کرنا! میں نے آپ کے کان میں یہ عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم نے ایک چھوتا سا بکری کا پیچے ذبح کیا ہے اور ایک صاع بو جو ہمارے پاس تھے انہیں چیس لپا ہے اس لیے آپ ایک و صحابہ کو ساتھ لے کر تشریف لے چلیں۔ حضور اکرم نے بلند آواز سے فرمایا۔ خندق والو! یا اہل خندق ان جابر ا قد صنع سوراً فحی هلا بکم، (اے اہل خندق! جابر نے تمہارے لیے کھانا تیار کروایا ہے پس اب سارا کام چھوڑ دو اور جلدی چلے چلو) اس کے بعد رسول اکرم نے فرمایا: ”جب تک میں نہ آ جاؤں ہندیا چولے پر سے نہ آتا رہا اور نہ آئے کی روٹی پکانا شروع کرنا۔“ میں اپنے گھر آیا اور حضور اکرم بھی صحابہ کو ساتھ لے کر روانہ ہو گئے۔ میں اپنی بیوی کے پاس آیا تو وہ مجھ پر ابھا کہنے لگی میں نے کہا کہ تم نے جو کچھ مجھ سے کہا تھا میں نے حضور اکرم کے سامنے عرض کر دیا تھا۔ آخیر میری بیوی نے گوندھا ہوا آٹا نکالا اور حضور اکرم نے اس میں لعاب وہن کی آمیزش کر دی اور برکت کی دعا کی۔ ہندیا میں بھی لعاب کی آمیزش کی اور برکت کی دعا کی۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا: ”اب روٹی پکانے والی کو بلا ذمہ میرے سامنے روٹی پکائے اور گوشت ہندیا سے نکالے! لیکن ہندیا چولے سے نہ آتا رے۔“ صحابہ کرام کی تعداد ہزار کے قریب تھی۔ حضرت جابرؓ کے الفاظ یہ ہیں:

”فَأَقْسِمَ بِاللَّهِ لَقَدْ أَكَلُوا حَتَّىٰ تُرَكُوهَا وَانْحَرَفُوا وَانْبَرَمُتُوا لِتَغْطِيَ كَمَا هُنَّ وَانْعَجَبُنَا لِيَخْبِرُ

کما هو“ (۱۱)

(بیس میں اللہ کی قسم اٹھا کر کہتا ہوں کہ اتنے ہی کھانے کو سب نے (شکم سیر ہو کر) کھایا اور کھانا بھی گیا اور جب سب لوگ واپس چلے گئے تو ہماری ہندیا اسی طرح اہل رہی تھی، جس طرح شروع میں تھی، اور آئئے کی روٹیاں برابر پکائی جا رہی تھیں)۔

اسی طرح غزوہ نیخبر کے موقع پر رجت کے لیے مشکلات پیش آ رہی تھیں تو آپ نے فرمایا:

”لَا عَطِينَ هَذِهِ الرِّيَاهَ غَدَارًا مَثَلًا يَنْفَعُ اللَّهُ عَلَىٰ يَدِيهِ يَحْبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَحْبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ“

(کل میں جھنڈا ایک ایسے شخص کو دوں، گا جس کے باخوبی پر اللہ تعالیٰ فتح عطا فرمائے گا اور جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہے اور اللہ اور اس کے رسول بھی اسے عزیز رکھتے ہیں)۔

راوی (حضرت سہل بن سعد) بیان کرتے ہیں کہ وہ رات سب کی اس فکر میں گزر گئی کہ دیکھیں حضور علم کے عطا فرماتے ہیں۔ صبح ہوئی تو سب خدمت نبوی میں حاضر ہوئے اور اس امید کے ساتھ کہ جھنڈا نہیں کو ملے گا۔ لیکن حضور نے دریافت فرمایا کہ

(۱۲)

برکات نبوی ﷺ

علی ﷺ بن ابی طالب کہاں ہے؟ عرض کیا گیا یا رسول اللہ وہ تو آنکھوں کی تکلیف میں بٹلا ہیں! آنحضرت نے فرمایا کہ انہیں بالا و جب وہ لائے گے تو:

”فَبِصَقِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَيْنِيهِ وَدَعَاهُ فَبِرَا حَتَّىٰ كَانَ لَمْ يَكُنْ بِهِ وَجْهٌ“ (۱۲)

(آپ نے ان کی آنکھوں پر تھوک لگایا اور ان کے لیے دعا کی اس دعا کی برکت سے ان کی آنکھیں اتنی اچھی ہو گئیں جیسے پہلے کوئی بیماری ہی نہ تھی)۔

ہجرت مدینہ کے وقت رسول اللہ جب غار ثور پہنچنے تو حضرت ابو بکر صدیق رض نے پہلے اندر جا کر صفائی کی اور کچھ سوراخ تھے جو کچھ تو انہوں نے اپنا تہہ بند پھاڑ کر بند کیے اور جو دونوں گئے۔ حضرت ابو بکر رض نے ان دونوں پر اپنے پاؤں رکھ دیے پھر آپ اندر تشریف لے گئے اور حضرت ابو بکر صدیق رض کے آغوش میں سر رکھ کر سو گئے ادھر حضرت ابو بکر رض کے پاؤں میں کسی چیز نے ڈس لیا۔ لیکن اس ڈر سے ہے نہیں کہ رسول اللہ جاگ نہ جائیں۔ شدت تکلیف سے آپ کے آنسو رسول اللہ کے چہرے پر ٹپک گئے (اور آپ کی آنکھ کھل گئی)۔ آپ نے پوچھا ابو بکر رض تسمیہ کیا ہوا ہے؟ عرض کی میرے ماں باپ آپ پر قربان! مجھے کسی چیز نے ڈس لیا ہے۔ رسول اللہ نے اس پر لعاب دہن لگایا اور تکلیف جاتی رہی (۱۳)۔

موئے مبارک کی برکات:

اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو بے حساب حسن و مجال عطا فرمایا اور آپ ﷺ کے جسم مبارک اور جسم سے چھونے والی ہر چیز میں خیر اور برکت بھی وافرودیعت فرمائی۔ صحیح روایات میں آپ ﷺ کے موئے مبارک کی برکات کا ذکر موجود ہے۔

حضرت عثمان بن عبد اللہ بن موهبؓ فرماتے ہیں: مجھے میرے گھر والوں نے حضرت اُم سلمہؓ کے پاس پانی کا ایک (چاندی کا) پیالہ دے کر بھیجا (راوی نے تین الگیاں پکڑ کر اس پیالے کی طرح بنا کر دکھائیں) جس میں نبی اکرم ﷺ کا موئے مبارک تھا جب کسی کو نظر لگ جاتی یا کچھ ہو جاتا تو حضرت اُم سلمہؓ کے پاس پانی (کابرتن) بھیج دینا۔ پھر فرماتے ہیں:

”فَاطَّلَعَتِ فِي الْجَلْجَلِ فَرَأَيْتُ شِعْرَاتِ حَمْرَا“ (۱۴)

(میں نے برتن میں جھاٹک کر دیکھا تو میں نے چند سرخ بال دیکھے)۔

علامہ عینی نے یہ حدیث کچھ شرح کے ساتھ ذکر کی ہے۔ (۱۵)

صحابہ کرام رض رسول اللہ ﷺ سے تو محبت کرتے ہی تھے مگر جس چیز کی رسول اللہ ﷺ سے نسبت ہوتی اسے بھی دنیا و افیہما سے بہتر جانتے اور سنبھال کر کھتے اور بوقت ضرورت استعمال میں لاتے۔ مثلاً حضرت انس رض فرماتے ہیں:

”اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَا حَلَقَ رَأْسَهُ كَانَ اَبُو طَلْحَةَ اُولُّ مَنْ اَخْذَ مِنْ شِعْرَةٍ“ (۱۶)

(۱۳)

(بے شک اللہ کے نبی ﷺ نے جب سرمنڈ دیا تو سب سے پہلے ابوظہبیؓ نے آپ ﷺ کے بال مبارک پکڑے (برکت کے لیے)۔

صحیح مسلم کی ایک روایت میں یہ واقعہ اور بھی واضح ہے۔ اس روایت کے راوی بھی حضرت انسؓ ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ: ”حضرت ﷺ جب حج کے موقع پر قربانی سے فارغ ہوئے تو آپ ﷺ نے اپنے سر کا دیاں حصہ جام کے سامنے کر دیا اس نے بال مبارک موٹد دیئے پھر آپ ﷺ نے حضرت ابوظہبیؓ کو بلا دیا اور ان کو یہ بال عطا کیے اس کے بعد جام کے سامنے باہمیں جانب کی اور فرمایا موٹد دو! اس نے ادھر کے بال بھی موٹد دیئے آپ ﷺ نے وہ بال بھی حضرت ابوظہبیؓ کو عطا کیے اور فرمایا یہ بال لوگوں میں بانت دو“ (۱۷)۔

امام ابن سیرین حضرت عبیدہؓ سے یہ قول نقل کرتے ہیں:

”قال: لَمْ تَكُنْ عِنْدِي شَعْرَةٌ مِّنْ أَحَبِّ الْأَشْيَاءِ إِلَيْيَّ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا“ (۱۸)

(اگر حضروت ﷺ کے بالوں میں سے ایک بال بھی میرے پاس ہوتا تو وہ مجھے دنیا و مافیحا سے زیادہ محبوب ہوتا۔

حافظ ابن حجر فرماتے ہیں: اس حدیث سے آپ ﷺ کے بال مبارک سے برکت حاصل کرنا ناپس ہے۔

”وَفِيهِ التَّبَرُّكُ بِشِعْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجْزَاءُ الْقِنَائِهِ“ (۱۹)

موئے مبارک کی برکات کے متعلق حضرت عثمان بن عبد اللہ بن موهب سے بھی مذکور ہے کہ جو کہ امام بخاری نے صحیح بخاری میں اور میگرائیم نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں۔ کہ میں نے دیکھا کہ جام آپ ﷺ کا سر مبارک موٹرہ تھا اور صحابہ کرامؓ آپ ﷺ کے گرد گھوم رہے تھے۔ ”فَمَا يَرِيدُونَ إِنْ تَقْعُ شَعْرَةُ الْأَفَى يَدِ رَجُلٍ“ (۲۰) (وہ چاہتے تھے کہ حضروت ﷺ کا کوئی بال زمین پر گرنے کے بجائے ان میں سے کسی کے ہاتھ پر گرے)۔

حافظ ابن حجر نے ”الاصابہ“ میں حضرت ثابت البناوی کی یہ روایت ذکر کی ہے جس میں وہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت انسؓ نے فرمایا:

”هَذِهِ شَعْرَةٌ مِّنْ شَعْرِ رَسُولِ اللَّهِ فَضَعَهَا تَحْتَ لِسَانِي قَالَ فَوَضَعْتُهَا تَحْتَ لِسَانِهِ فَدُفِنَ وَهِيَ تَحْتَ لِسَانِهِ“ (۲۱)

(یہ اللہ کے رسول ﷺ کا بال ہے پس تم اسے میری زبان کے نیچے رکھ دینا وہ کہتے ہیں میں نے وہ بال آپؓ کی زبان کے نیچے رکھ دیا اور انہیں اس حال میں دفایا گیا کہ وہ بال ان کی زبان کے نیچے تھا)۔

حضرت صفیہ بنت نجده سے مردی ہے: کہ حضرت خالد بن ولید کی ٹوپی میں حضروت ﷺ کے چند موئے مبارک تھے۔ ایک دفعہ دران جنگ وہ ٹوپی گر پڑی تو اسے لینے کے لئے تیزی سے دوڑ پڑے جبکہ صحابہ کرامؓ کی بھی ایک کثیر تعداد اس جنگ میں شہید ہوئی تھی۔ اس پر بعض لوگوں نے اعتراض کیا تو حضرت خالد بن ولید نے فرمایا: ”لَمْ أَفْعَلْهَا بِسَبَبِ الْقَلْنِسُوَةِ، بَلْ لِمَا تَضْمِنُتِهِ“ (۲۲)

برکات نبوی ﷺ

من شعره ﷺ لولا اسلب من برکتها وتفع فی ایدی المشرکین ”(۲۲) (میں نے صرف ٹوپی کے حصول کے لیے اتنی تگ و دنیس کی تھی بلکہ اس لیے کہ اس ٹوپی میں حضور ﷺ کے موئے مبارک تھے۔ مجھے خوف ہوا کہ کہیں میں اس کی برکت سے محروم نہ ہو جاؤں اور دوسرا یہ کہ وہ کفار و مشرکین کے ہاتھ نہ لگ جائے۔)

عبدالحمید بن جعفر فرماتے ہیں: کہ یہ موک کی جنگ میں یہ ٹوپی سر سے غالب تھی جب تک وہ نہیں ملی حضرت خالد بن ولید نہایت الحسن میں رہے اور ملنے کے بعد طمیانہ ہوا اس وقت آپؐ نے یہ ماجرا ہمایا کہ:

”فِمَا وَجَهْتُ فِي وَجْهِ الْفَتْحِ لِي“ (۲۳)

(میں نے جدھر بھی رُخ کیا اس موئے مبارک کی برکت سے فتح حاصل کی)

ناخن مبارک سے حصول برکت:

حضور اکرم ﷺ نے ایک دفعہ مئی میں حضرت عبد اللہ بن زیدؑ کو اپنے موئے مبارک اور ناخن مبارک کٹوا کر عطا فرمائے ہیں کو انہوں نے بطور تمک سنبھال کر کھا دیتے ہیں ہے:

”فَحَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَأْسَهُ فِي ثُوبَهُ فَأَعْطَاهُ فَقْسِمَ مِنْهُ عَلَى رِجَالٍ وَقَلْمَ أَظْفَارَهُ فَأَعْطَاهُ صَاحِبَهُ“ (۲۴)

(نبی اکرم ﷺ نے اپنی چادر میں سر مبارک منڈوا یا اور بال انہیں عطا کر دیئے جس میں سے کچھ انہوں نے لوگوں میں تقسیم کر دیئے پھر آپ ﷺ نے ناخن مبارک کٹوائے وہ انہیں اور ان کے ساتھی کو عطا کر دیئے۔)

آپ ﷺ کا عصا اور اس کی برکات:

نبی آخر ازمان حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے عصا بھی استعمال فرمایا۔ ویے عصار کہنا انبیاء کرام کی سنت بھی ہے جس میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ ”التو کو على العصا من اخلاق الانبياء كان لرسول الله ﷺ عصاً يتوکأ عليهما ويأمر بالتوکو على العصا“ (۲۵)۔ عصا کو سہارا بنا نا اور نیک لگانا انبیاء کرام علیهم السلام کی سنت ہے۔ حضور ﷺ کے پاس بھی ایک عصا مبارک تھا۔ جس پر آپ ﷺ نیک لگاتے اور صاحبہ ﷺ کو بھی عصا درکھتے اور اس پر سہارا لینے کی تلقین فرماتے تھے۔

انگشت ہائے دست مبارک کی برکات:

جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی انگلیاں جس طرح اپنی بیت کے اعتبار سے خوب صورت تھیں اسی طرح وہ نہایت درجہ بابرک بھی ثابت ہوئیں اور صاحبہ کرام ﷺ نے ان سے فیض حاصل کیا۔ مثلاً حضرت جابر بن عبد اللہ ﷺ نے بیان کیا کہ میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھا اور عصر کی نماز کا وقت ہو گیا۔ ہمارے پاس تھوڑا سا پانی تھا۔ ایک برتن میں ڈال کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں لا لایا گیا۔ آنحضرت ﷺ نے اس میں اپنا ہاتھ ڈالا اور اپنی انگلیاں پھیلایاں پھیلایاں پھر آپ ﷺ نے فرمایا آؤ وضو کرو۔ یہ اللہ کی طرف سے برکت (۱۵)

ہے۔ فرماتے ہیں میں نے دیکھا: ”رأيت الماء يتفسج من بين أصبا بهه فتوضا الناس وشربوا“ (۲۶)۔ پانی آنحضرت کی انگلیوں کے درمیان سے پھوٹ پھوٹ کر نکل رہا تھا۔ چنانچہ سب لوگوں نے وضو کیا اور پیا بھی۔

ایک اور روایت میں حضرت جابر بن عبد اللہؓ بھی اس طرح کے واقعہ کو حدیبیہ کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ صلح حدیبیہ کے موقع پر لوگوں کو بہت پیاس لگی ہوئی تھی۔ نبی اکرمؐ کے سامنے ایک چھاگل رکھا، وہا تھا آپؐ نے اس سے وضو کیا اتنے میں لوگ آپؐ کے پاس آگئے۔ آپؐ نے فرمایا کیا بات ہے؟ لوگوں نے کہا کہ جو پانی آپؐ کے سامنے ہے اس کے سوانح تو ہمارے پاس وضو کے لیے پانی ہے اور نہ پینے کے لیے آپؐ نے اپنا ہاتھ مبارک چھاگل میں رکھ دیا۔ ” يجعل الماء يشور بین اصحابه كامثال العيون فشر بناؤ توصاناً“ (۲۷) (پانی آپؐ کی انگلیوں کے درمیان سے چشے کی طرح پھوٹنے لگا اور ہم سب لوگوں نے اس پانی کو پیا بھی اور اس سے وضو کیا)۔ حضرت جابر بن عبد اللہؓ فرماتے ہیں اس وقت ہم تعداد میں تقریباً پاندرہ سو تھے۔

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؓ کی خدمت میں ایک برتن (پانی کا) پیش کیا گیا۔ آنحضرتؓ اس وقت حدیبیہ کے قریب مقام زوراء میں تشریف فرماتا تھا۔ آپؐ نے اس برتن میں ہاتھ رکھا تو اس میں پانی آپؐ کی انگلیوں کے درمیان سے پھوٹنے لگا۔

” يجعل الماء ينبع من بين اصحابه فوضأ القوم“ (۲۸)
پانی آپؐ کی انگلیوں سے پھوٹنے لگا اور اسی پانی سے پوری جماعت نے وضو کیا۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں اس وقت لوگوں کی تعداد تین سو یا اس کے قریب قریب تھی۔

ایک دوسری روایت میں حضرت انسؓ نقل کرتے ہیں کہ نماز کا وقت ہو چکا تھا جن کے گھر مسجد بنوی سے قریب بخہ نہ ہوں نے وضو کر لیا لیکن بہت سے لوگ باقی رہ گئے۔ اس کے بعد نبی کریمؐ کی خدمت میں پتھر کی بنی ہوئی ایک گلین لائی گئی اس میں پانی تھا آپؐ نے اپنا ہاتھ اس میں رکھا لیکن اس کا منہ اتنا تنگ تھا کہ آپؐ اس کے اندر اپنا ہاتھ پھیلا کر نہیں رکھ سکتے تھے۔ چنانچہ آپؐ نے انگلیاں ملائیں اور گلین کے اندر ہاتھ کو ڈال دیا پھر (اس پانی سے) باقی جتنے لوگ رہ گئے تھے سب نے وضو کیا حضرت انسؓ فرماتے ہیں ہم اس وقت تعداد میں اسی آدمی تھے (۲۹)۔

دست مبارک کی برکات:

حضور اکرمؐ کے مبارک ہاتھوں سے کئی موقع پر برکت کا نمایاں طور پر ظہور ہوا ہے اور یہی وجہ ہے کہ بہت سے لوگوں نے آپؐ کے ہاتھ مبارک سے کئی طرح سے فیض پایا مثلاً

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ میں ایک وفع عفیر بن الی معیط کی بکریاں چڑا رہا تھا تو میرے قریب سے رسول

برکات نبوی ﷺ

اکرم ﷺ اور ابو بکر رض گزرے انہوں نے پوچھا کہ اے بچے؟ کیا دودھ والی بکری تیرے پاس ہے؟ عبد اللہ بن مسعود رض نے کہا کہ دودھ والی بکری تو ہے مگر وہ امانت ہے۔ پھر آپ صلی الله علیہ و آله و سلم نے ایسی بکری کے متعلق پوچھا جو دودھ نہیں دیتی تھی تو عبد اللہ بن مسعود رض فرماتے ہیں: ”فَأَيْنَتِهِ بِشَاةٍ فَمَسحَ ضرِعَهَا فَنَزَلَ لَبِنَ“ (۳۰) میں ان کے پاس بکری لے کر آیا تو انہوں نے اس کے ہنوس پر ہاتھ پھیرا تو دودھ نکل آیا۔

حضرت ابو ہریرہ رض فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی الله علیہ و آله و سلم سے عرض کیا کہ میں آپ صلی الله علیہ و آله و سلم کی بہت سی احادیث سنتا ہوں مگر ان کو جھوول جاتا ہوں تو آپ صلی الله علیہ و آله و سلم نے فرمایا اپنی چادر پھیلا د تو میں نے اپنی چادر پھیلائی۔ ”قال فُرَفَ بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ ضَمَ فَضَمَمْتُهُ فَمَا نَسِيَتْ شَيْئًا بَعْدَهُ“ (۳۱) ابو ہریرہ رض فرماتے ہیں کہ آپ صلی الله علیہ و آله و سلم نے اپنے ہاتھوں سے چلو بھر اپھر فرمایا اس کو ملا تو میں نے مالیا اس کے بعد میں کبھی کوئی چیز نہیں بھولا۔

حضرت عبد اللہ بن عتیق رض کو اللہ کے رسول صلی الله علیہ و آله و سلم نے چند لوگوں کا امیر بنا کر ابو رافع یہودی کے قتل کے لیے روائی کیا تو قتل کے بعد راستے میں حضرت عبد اللہ بن عتیق رض کی پنڈلی ٹوٹ گئی تو واپس اللہ کے رسول صلی الله علیہ و آله و سلم کے پاس پہنچے تو آپ صلی الله علیہ و آله و سلم نے عبد اللہ بن عتیق رض سے فرمایا۔

”ابسط رجلک فبسطت رجلی فمسها فکا نها لم اشتكيها قط“ (۳۲)

(اپنی ناگ کو پھیلا د تو میں نے اپنی ناگ کو پھیلایا تو آپ صلی الله علیہ و آله و سلم نے اس پر ہاتھ پھیرا ناگ ایسے درست ہو گئی جیسے اس کو کبھی تکلیف تھی ہی نہیں)۔

حضرت جریر بن عبد اللہ بکری رض فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی الله علیہ و آله و سلم نے مجھے ذوالخلصہ سے کیوں نہیں آرام پہنچاتے یہ قبیلہ ثموم کا ایک بت خانہ تھا۔ اسے کعبہ یا مسیحی کہتے ہیں۔ چنانچہ میں قبیلہ ثموم کے ڈیڑھ سو سواروں کو ساتھ لے کر روائی ہوا یہ سب اچھے سوار تھے۔ مگر میں گھوڑے کی سواری اچھی طرح کرنیں پاتا تھا۔

”فَضَرَبَ فِي صَدْرِي حَتَّى رَأَيْتَ أَصَابِعَهُ فِي صَدْرِي وَقَالَ اللَّهُمَّ ثِبْتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًّا مَهْدِيًّا“ (۳۳)

(آنحضرت صلی الله علیہ و آله و سلم نے میرے سینے پر ہاتھ مارا یہاں تک کہ میں نے آپ صلی الله علیہ و آله و سلم کی انگلیوں کا اثر اپنے سینے میں پایا پھر آپ صلی الله علیہ و آله و سلم نے ذعافر مائی اے اللہ! اسے گھوڑے کا اچھا سوار بنادے اور اسے راستہ بتانے والا اور خود راستہ پایا ہوا بنادے)

پھر وہ اس بست خانہ کی طرف روائی ہوئے اور اس کو گرا کر آگ لگادی۔ حافظ ابن حجر کا قول ہے۔

”فَكَانَ ذَالِكَ لِلتَّبَرْكِ بِيَدِهِ الْمَبَارَكَةُ“ (۳۴)۔

نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابو زید الانصاری رضی اللہ عنہ کے سر اور داڑھی پر دست اقدس پھیرا تو اس کی برکت سے سر اور داڑھی کے بال عمر بھر سیاہ رہے۔ ”قال ابو زید قال لی رسول اللہ ﷺ ادن منی قال فمسح بیدہ علی راسی ولحیتی قال ثم قال اللہم جملہ وادم جمالہ“ (رسول اکرم ﷺ نے مجھے فرما میرے قریب ہو جاؤ وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے میرے سر اور داڑھی پر اپنا ہاتھ پھیرا اور دعا کی۔ اللہ اسے زینت بخش اور اس کے حسن و جمال کو گندم گول کر دے۔)

قدم مبارک کی برکات:

نبی اکرم ﷺ کے پاؤں مبارک بھی با برکت تھے اور یہی وجہ ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور صحابیاتؓ پر ﷺ کے پاؤں کو یوسہ دیتے تھے۔ مثلاً امام ابن اپنے دادا زارع بن عامرؓ (جو وفد عبدالقیس کے ساتھ آپ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تھے) سے روایت کرتی ہیں کہ انہوں نے بیان کیا۔

”لما قدمنا المدينة فجعلنا نتبارد من رواحننا فقبل يد رسول الله ﷺ ورجله“ (۳۶)
جب ہم مدینہ منورہ گئے تو اپنی سواریوں سے جلدی جلدی اترے اور رسول اللہ ﷺ کے مبارک ہاتھ اور پاؤں کو بوس دینے لگے۔

روایتوں میں آپ ﷺ کے قدم کے با برکت ہونے کے بہت سے واقعات مذکور ہیں۔ ان میں سے ایک روایت یہ ہے کہ ایک صحابیؓ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں۔ کہ وہ اسلام سے پہلے جالمیت میں حج کرنے گے تھے تو انہوں نے دیکھا کہ ایک شخص طواف میں مصروف ہے اور اس کی زبان پر شعر میں دعا ہے۔

”رَدَّلَى رَأْكَبِيْ مُحَمَّداً يَارَبِّ رَدَّ وَاصْطَنَعْ عَنْدِيْ يَدَا“

ترجمہ: اے میرے پروردگار میرے سوار محمد کو اپنی بیچ اور مجھ پر یہ ایک احسان کر۔
وہ کہتے ہیں کہ میں نے دریافت کیا کہ یہ کون ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ عبدالمطلب ہیں۔ ان کا ایک اونٹ گم ہو گیا تھا۔ انہوں نے اپنے پوتے کو اس کے ڈھونڈنے کے لیے بھیجا اور وہ اب تک لوٹ کر نہیں آیا ہے۔ ان کا یہ پوتا ایسا ہے کہ انہوں نے جس کام کے لیے اس کو بھیجا ہے ان کو کامیابی ہوتی ہے۔ کچھ دیر کے بعد آپ ﷺ اونٹ لے کر واپس آتے نظر آئے عبدالمطلب نے سینے سے لگالیا (۳۷)۔

پسینہ مبارک کی برکات:

حضور اکرم ﷺ کے جدا طہر سے ہمیشہ پاکیزہ خوشبو آتی تھی۔ صحابہ کرام ﷺ نے اس خوشبو کو مشکل و غیرہ اور پھول کی خوشبو سے بڑھ کر پایا۔ صحابہ کرام ﷺ کی کوشش ہوتی تھی کہ آپ ﷺ کے پسینہ مبارک کو حاصل کی جائے اور اگر ممکن ہوتا تو وہ نبی اکرم ﷺ کے

برکات نبوی ﷺ

پسینہ مبارک کو اکٹھا کر کے ایک شیشی میں حفاظ کر لیتے تھے۔ مثلاً حضرت انس رض بن مالک فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ حضرت ام سلیم رض کے پاس (قیولہ کرنے کے لیے) آئے اور اس کے بستر پر سوجاتے تو وہ گہری نیند سوتے تو ان کو بہت زیادہ پسینہ آتا۔ حضرت ام سلیم رض کے ساتھ پسینہ مبارک کو اکٹھا کرتی تھیں اور پھر اس کوششی میں ڈال لیتی پھر اس کو خوبیوں میں ڈالتی جوان کے پاس تھی۔

”وَكَانَتْ تَأْخُذُ عِرْقَهُ بِقَطْنَةٍ فَتَجْعَلُهُ فِي قَارُورَةٍ فَتَجْعَلُهُ فِي سَكٍ عِنْدَهَا“ (۳۸)۔
ایک اور روایت ہے کہ حضرت انس رض کی والدہ ام سلیم رض حضور ﷺ کے لیے چڑے کا بچھونا بچادری تھیں اور آنحضرت ﷺ ان کے بیان اسی پر قیولہ کر لیتے تھے۔

”فَإِذَا نَامَ النَّبِيُّ ﷺ أَخْدَتْ مِنْ عَرْقِهِ وَشِعْرِهِ فَجَمَعَتْهُ فِي قَارُورَةٍ ثُمَّ جَمَعَتْهُ فِي سَكٍ“ (۳۹)۔

پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے (اور بیدار ہوئے) تو ام سلیم رض نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پسینہ اور (جمڑے ہوئے) بال آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اور (پسینہ کو) ایک شیشی میں جمع کیا اور پھر سک (ایک خوبیوں) میں ملا لیا۔ ایک اور روایت میں ہے کہ حضرت ام سلیم رض کے بدن مبارک کا پسینہ جمع کر رہی تھیں اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جا گئے تو فرمایا! ام سلیم رض یہ کیا کر رہی ہو! انہوں نے کہا کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا پسینہ خوبیوں میں ڈالنے کے لیے جمع کر رہی ہوں۔ وہ خود بھی نہایت خوبیوں دار ہے (۴۰)۔

ایک دوسری روایت میں ہے کہ ہم برکت کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا پسینہ اپنے بچوں کے لیے جمع کرتی ہیں۔ چنانچہ حنوط میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال اور پسینہ ملے ہوئے تھے۔ ایک اور روایت حضرت احمد سے منقول ہے کہ:

”تَوْفِيَ اَنْسُ بْنُ مَالِكٍ فَجُعِلَ فِي حَنْوَطٍ سَكَّةٌ، سَكٌ وَمَسْكَةٌ فِيهَا مِنْ عَرْقِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ“ (۴۱)

(جب حضرت انس رض نے وفات پائی تو ان کے حنوط میں اسی خوش بومالائی گئی جس میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پسینے کی خوبی تھی)۔

حضرت ثانمہ رض کی روایت میں ہے کہ:

”فَلَمَّا حَضَرَ اَنْسُ بْنُ مَالِكَ الْوَفَاءَ اَوْصَى إِلَى أَنْ يُجْعَلَ فِي حَنْوَطٍ مِنْ ذَالِكَ السَّكَّ“
”فَجُعِلَ فِي حَنْوَطٍ“ (۴۲)۔

جب حضرت انس رض کی وفات کا وقت قریب آیا تو انہوں نے مجھے وصیت فرمائی کہ ان کے حنوط میں اس خوبیوں کو ملا لیا جائے۔ حضرت ثانمہ رض بیان کرتے ہیں کہ ان کے حنوط میں وہ خوبیوں کی تھی۔

کپڑوں سے حصول برکت:

آنچنانچہ عَلَيْهِ السَّلَامُ کے زیر استعمال لباس میں سے بھی عجیب خوبی آیا کرتی تھی اس سلسلے میں ایک روایت میں ام عطیہ بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی ایک صاحبزادی کا انقال ہو گیا اس موقع پر آپ ﷺ نے ہمیں فرمایا کہ تم اسے تمین یا پانچ مرتبہ غسل و دوار اگر مناسب سمجھو تو اس سے زیادہ مرتبہ بھی غسل دے سکتی ہو پھر فارغ ہو کر مجھے خبر دینا۔ چنانچہ جب ہم غسل دے چکیں تو آپ ﷺ کو خبر دی اور آپ ﷺ نے اپنا ازار عنایت کیا اور فرمایا کہ اسے اس کے بدنا سے پیٹ دو (حضرت عبد اللہ بن سعد رض) غزوہ توبک میں شہید ہوئے تو حضور ﷺ نے انہیں اپنی مبارک قمیص کا کفن دیا (۲۳)۔

حضرت علی رض کی والدہ حضرت فاطمہ کا دصال ہوا تو حضور ﷺ نے ان کی تہذیب و تکفین کے لیے خصوصی اہتمام فرمایا۔ غسل کے بعد جب قمیص پہنانے کا موقع آیا تو آپ ﷺ نے اپنا کرتہ مبارک عورتوں کو عطا فرمایا اور حکم دیا کہ یہ کرتہ انہیں پہنا کرو اور پر کفن پیٹ دیں۔ (۲۵)

نبی کریم ﷺ کے جبکے متعلق حضرت اسماء بنت ابی بکر رض بیان کرتی ہیں کہ:

”هذه كانت عند عائشة حتى قُبضت فلما قُبضت قبضتها و كان النبي ﷺ يلبسها فتحن نفسها للمرضى ل تستشفى بها“ (۲۶)

(یہ جب حضرت عائشہ رض کے پاس تھا جب وہ فوت ہوئیں تو اس کو میں نے لے لیا اور نبی اکرم ﷺ اس کو پہنا کرتے تھے تو ہم اس کو دھوتے اور مربیضوں کے لیے اس سے شفا حاصل کرتے۔

آپ ﷺ کی مس شدہ چیزوں سے حصول برکت:

حضور اکرم ﷺ نہایت معزز اور با برکت شخصیت کے حامل تھے اور صحابہ کرام رضوان اللہ عليهم السلام علیهم الحمد والصلوة علیهم علیهم السلام جمعین آپ ﷺ سے جہاں کئی طرح کے طریقوں سے فیض حاصل کرنے کی کوشش کرتے تھے وہاں ان کی ایک کوشش یہ بھی ہوتی تھی کہ جس چیز کو آپ ﷺ نے چھوڑ ہے ماکی چیز کا آپ ﷺ سے مس ہو گیا ہو تو اس کو برکت کے حصول کے لیے محفوظ کر لیا جائے۔ مثلاً

حضرت ابو بردہ رض بیان کرتے ہیں کہ میں مدینے آیا وہاں میری ملاقات عبد اللہ بن سلام سے ہوئی تو انہوں نے کہا

میرے ساتھ گھر چلو

”فَأَسْقِيكَ فِي قَدْحٍ شَرْبَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ“ (۲۸)

(میں تھیں اس بیالہ میں پلاڑیں گا جس میں رسول اللہ ﷺ نے بیا تھا۔)

ایک اور روایت میں حضرت سعیل بن سعد رض بیان کرتے ہیں کہ ایک دن آپ ﷺ صحابہ رض کے ساتھ ثقیلہ نبی سعادہ میں

آئے اور فرمایا:

”اسقنا ياسهل ، فخر جت بهذا لقدر فاسقيتهم فيه فاخرج لنا سهل ذالك القدر فشرينا“

منه قال ثم استو هبه عمر بن عبد العزير بعد ذالك فوهبه له“ (٣٩)

(سہل پانی پلاو! میں نے ان کے لیے پیالہ کالا اور انہیں اس میں پانی پلایا۔ حضرت سہل ہمارے لیے بھی وہی پیالہ کال کر لائے اور ہم نے بھی اس میں (پانی) پیا۔ راوی نے بیان کیا کہ بعد میں خلیفہ عمر بن عبد العزیر نے ان سے مانگ لیا تھا اور انہوں نے یہ ان کو حصہ کر دیا تھا)۔

حضرت الس بن مالک رض کی روایت میں ہے کہ حضور ﷺ کا پانی کا پیالہ ٹوٹ گیا تو آپ نے ٹوٹی ہوئی چکھوں کو چاندی کی زنجیر سے جوڑ لیا۔ عاصم کہتے ہیں کہ:

”رأيت القدر فشربت فيه“ (٥٠)

(میں نے وہ پیالہ دیکھا اور اس میں، میں نے پانی بھی پیا ہے)۔

ان احادیث سے ثابت ہوا کہ صحابہ کرام رض یا کو بطور تبرک اپنے پاس رکھتے تھے استعمال کرتے تھے

عطاؤ کردہ چھڑی تواریں بن گئی:

آپ ﷺ نے ایک موقع پر حالت جنگ میں جب ایک صحابی کی تواریثت گئی تو انہیں ایک چھڑی عطا فرمائی جب وہ لکڑی ان کے ہاتھ میں گئی تو وہ نہایت شاندار، لمبی، چمک دار، مضبوط تواریں بن گئی تو انہوں نے اسی کے ساتھ چہار کیا یہاں تک کہ اللہ نے مسلمانوں کو فتح عطا فرمائی۔ اور وہ تواریون کے نام سے موسم ہوئی

”أبيض الحديدية فقاتل به حتى فتح الله تعالى على المسلمين وكان ذالك السيف يسمى العون“ (٥١)۔

جنگ احمد میں حضرت عبد اللہ بن جحش رض کی تواریثت گئی تو آپ ﷺ نے انہیں کجھور کی ایک شاخ عطا فرمائی۔

”فرجع في يد عبدالله سيفاً“ (٥٢)۔

جب وہ حضرت عبد اللہ رض کے ہاتھ میں گئی تو (نہایت عمدہ) تواریں بن گئی۔

اسی طرح ایک اور روایت میں نبی ﷺ کے دست مبارک کے لمس کی برکت سے کجھور کی شاخ میں روشنی آگئی۔ جیسا کہ حضرت ابو سعید خدربی رض فرماتے ہیں کہ حضرت قادہ بن نعمان رض ایک اندھیری رات میں طوفان باد دباراں کے دوران ویریک حضور ﷺ کی خدمت میں بیٹھے رہے، جاتے ہوئے آپ ﷺ نے انہیں کجھور کی ایک شاخ عطا فرمائی اور فرمایا۔

”خذ هذه افصيضني لك امامك عشرة و خلفك عشرة فإذا دخلت بيتك فرأيت سوادا في

زاوية البيت فاضربه قبل ان تكلم فإنه الشيطان“ (٥٣)

(اسے لے جاؤ یہ تمہارے لیے دل ہاتھ تمہارے آگے اور دل ہاتھ تمہارے پیچھے روشنی کرے گی۔ اور جب تم اپنے گھر میں داخل ہو گے تو تمہیں ایک سیاہ چیز نظر آئے گی پس تم اسے اتنا مارنا کہ وہ نکل جائے کیونکہ وہ شیطان ہے)

حضرت قائد وہاں سے چلے تو وہ شاخ ان کے لیے رون ہو گئی، یہاں تک کہ وہ اپنے گھر میں داخل ہو گئے اور اندر جاتے ہیں انہوں نے اس سیاہ چیز کو پالیا اور اتنا مارا کہ وہ نکل گئی۔

برکتوں کی یہ برسات دیدہ بینار کھنے والوں کیلئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کھلا پیغام ہے کہ یہی وہ رہبر وہ نہما ہے جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت ہے اسی سے تعلق اور محبت دنیا کے اندر ہوں میں اجائے کا سبب ہے۔ اسی انسان کا مل کے نقش پا پر چلنے والوں کیلئے قبر اور حشر کی تاریکیاں روشنی اور نور میں بدل جائیں گی۔ راہ ہدایت کے متلاشیوں کیلئے اللہ تعالیٰ نے بیجن سے ہی آپ ﷺ میں ان برکتوں کا ظہور فرمایا۔ جس دایکی گود میں گئے اس کی گود برکتوں سے معمور ہو گئی۔ جس موادی پر سوار ہوئے وہ موادی تاریخ میں نمایاں مقام پا گئی۔ برکتوں کا یہ چشمہ صافی دنیا بھر کے انسانوں کیلئے پیغامِ امن و خوشحالی بنا۔ ظلم و جہالت کی تاریکیوں میں سراجِ منیر ہے کرایا۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے رحمتوں اور برکتوں کا یہ خزانہ ایک فیصلہ کن دلیل بن کر آیا کہ اب جس نے اللہ سے محبت کرنا ہو وہ آپ ﷺ کی اطاعت و فرمانبرداری کا دامن تھام لے۔ اس اطاعت کے صحیح تقاضے صرف کتابوں کو پڑھ کر پورے نہیں کئے جاسکتے کتابوں سے علومِ منبوت تو حاصل کئے جاسکتے ہیں لیکن برکاتِ نبوت جن کا اس مضمون میں ذکر ہوا ہے وہ صرف اہل اللہ کی مخلوقوں کے صدقے ہی حاصل ہوتی ہیں وہ اہل اللہ جن کی مخلوقیں یا خانقاہیں مخالف رسول کی سچی تصویر پیش کرتی ہیں

مولوی ہر گز نہ شد مولائے روم
تا غلام مشش تبریز نہ شد

حوالہ جات

- ۱۔ مسلم بن الحجاج، القشیری، الامام، الجامع الصحيح، رقم الحدیث: ۵۹۳۰، مکتبہ دارالسلام الیاض ۱۴۲۹ھ/۱۹۹۸ء۔
- ۲۔ حسین بن محمد المفضل، العلام الراغب اصفہانی، امام (ت ۴۲۵ھ) "مفردات الفاظ القرآن" تحقیق مفدوں عبدالدان داودوی، دارالعلم الطباعة والنشر بیروت
- ۳۔ سواتی، عبدالحمید، صوفی، مولانا، شاہکل ترمذی میع اردو ترجمہ و شرح، ۱/۲۷، مکتبہ دروس القرآن فاروق گنج گوجرانوالہ۔
- ۴۔ بخاری، محمد بن اسحیل، الجامع الصحيح، رقم الحدیث: ۹۳۳، مکتبہ دارالسلام الیاض، ۱۴۲۹ھ/۱۹۹۹ء۔
- ۵۔ مسلم، الجامع الصحيح، رقم الحدیث: ۶۲۷۲۔

- ٦۔ مسلم، الجامع الصحيح، رقم الحديث: ٦٣٢.
- ٧۔ ترمذی، محمد بن عسکری، السنن، رقم الحديث: ٣٨٣٣، مکتبہ دارالسلام الراشد: ١٣٢٠، ١٩٩٩ھ/٥٥١٤ء.
- ٨۔ بخاری، الجامع الصحيح، رقم الحديث: ١٣٠١.
- ٩۔ بخاری، الجامع الصحيح، رقم الحديث: ١٣٠٢.
- ١٠۔ بخاری، الجامع الصحيح، رقم الحديث: ٣١٥١.
- ١١۔ بخاری، الجامع الصحيح، رقم الحديث: ٣١٠٣.
- ١٢۔ بخاری، الجامع الصحيح، رقم الحديث: ٣٢١٠.
- ١٣۔ مبارک پوری، صفوی الرحمن، الرحق الختوم، ص: ٢٥٨، مکتبہ شیش محل روڈ لاہور.
- ١٤۔ بخاری، الجامع الصحيح، رقم الحديث: ٥٨٩٦.
- ١٥۔ عینی، محمود بن احمد بن موسیٰ، بدرا الدین، عمدة القاری: ٣٩/٢٢.
- ١٦۔ بخاری، الجامع الصحيح، رقم الحديث: ١٧١.
- ١٧۔ مسلم، الجامع الصحيح، رقم الحديث: ٣١٥٥.
- ١٨۔ بخاری، الجامع الصحيح، رقم الحديث: ٥٠٠.
- ١٩۔ ابن حجر، احمد بن علی، عسقلانی، فتح الباری: ١/٢٧٢، مکتبہ دارالعرفی بیروت لبنان.
- ٢٠۔ مسلم، الجامع الصحيح، رقم الحديث: ٦٠٣.
- ٢١۔ ابن حجر، الاصلابی تتمیز الصحابة: ١/١٢٧، دارالكتب العلمیہ بیروت، لبنان.
- ٢٢۔ قاضی عیاض، عیاض بن موسیٰ، ابو الفضل، الشفاعة بعریف حقوق المصطفیٰ: ٢/٣٧٢، عبدالتواب اکیڈی ملان.
- ٢٣۔ واقدی، محمد بن عمر، کتاب المغازی: ٣/٨٨٢، جامعہ آسٹفورد.
- ٢٤۔ احمد بن حنبل، المسند: ٢/٣٣، رقم الحديث: ٦٥٨٨، مکتبہ بیت الائکار الد ولیہ لمان: ٢٠٠٢، ١٤٠٢ء.
- ٢٥۔ ابن جوزی، عبد الرحمن، جمال الدین، الوقائع، رقم الحديث: ٦٣٦٨.
- ٢٦۔ بخاری، الجامع الصحيح، رقم الحديث: ٥٢٣٩.
- ٢٧۔ بخاری، الجامع الصحيح، رقم الحديث: ٣٥٧٢.
- ٢٨۔ بخاری، الجامع الصحيح، رقم الحديث: ٣٥٧٢.
- ٢٩۔ بخاری، الجامع الصحيح، رقم الحديث: ٣٥٧٥.
- ٣٠۔ احمد، المسند، رقم الحديث: ٣٥٩٨.

بركات نبوي ﷺ

- ٣١۔ بخاري، الجامع الصحيح، رقم الحديث: ١١٩۔
- ٣٢۔ بخاري، الجامع الصحيح، رقم الحديث: ٣٠٣٩۔
- ٣٣۔ بخاري، الجامع الصحيح، رقم الحديث: ٣٣٥٢۔
- ٣٤۔ ابن حجر، فتح الباري، ٧٢٨۔
- ٣٥۔ احمد، المسند، رقم الحديث: ٢٠١٣۔
- ٣٦۔ ابو داؤد، سليمان بن ابي شعث، السنن، رقم الحديث: ٥٢٢٥، مكتبة دار السلام الرياض، ١٣٢٠ھ/١٩٩٩ء۔
- ٣٧۔ نعماي، شبل، مولانا، سيرت النبي، ٣/٣٣٨۔
- ٣٨۔ ابو يعلي، المسند، رقم الحديث: ٣٢٦٩۔
- ٣٩۔ بخاري، الجامع الصحيح، رقم الحديث: ٦٢٨١۔
- ٤٠۔ مسلم، الجامع الصحيح، رقم الحديث: ٦٠٥٥۔
- ٤١۔ طبراني، سليمان بن احمد، ^{لهم} صحيح الکبیر، ١/٢٣٩، مكتبة دار احياء التراث العربي، ١٣٢٢ھ/٢٠٠٢ء۔
- ٤٢۔ بخاري، الجامع الصحيح، رقم الحديث: ٢٢٨١۔
- ٤٣۔ بخاري، الجامع الصحيح، رقم الحديث: ٦٢٥٧۔
- ٤٤۔ ابن اثير، مبارك بن محمود، ابوالسعادات، اسد الغابة في معرفة الصالحة، ٣/٢٠٧، مكتبة إسلامية تهران۔
- ٤٥۔ طبراني، سليمان بن احمد، ^{لهم} صحيح الکبیر، ٢/٣٥١۔
- ٤٦۔ مسلم، الجامع الصحيح، رقم الحديث: ٥٣٠٩۔
- ٤٧۔ بخاري، الجامع الصحيح، رقم الحديث: ٧٣٣٢۔
- ٤٨۔ بخاري، الجامع الصحيح، رقم الحديث: ٥٢٣٧۔
- ٤٩۔ بخاري، الجامع الصحيح، رقم الحديث: ٣١٠٩۔
- ٥٠۔ ابن حجر، فتح الباري، ١١/٣١١۔
- ٥١۔ ابن حجر، الاصلاب، ٣٦/٣۔
- ٥٢۔ ابن خزيمه، محمد بن اسحاق، ابوال Becker، صحيح ابن خزيمه، ٢/٨٠٢، رقم الحديث: ١٢٢٠، المكتب الاسلامي بيروت، ٢٠٠٣ء۔
- ٥٣۔ طبراني، سليمان بن احمد، ^{لهم} صحيح الکبیر، ١/٢٣٩، مكتبة دار احياء التراث العربي، ١٣٢٢ھ/٢٠٠٢ء۔